کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

حضرت مسیح موعود کے اور الہامات اور پیشگوئیاں بھی ہیں جنمیں طاعون کے آنے کی خبر دی گئی تھی مگر جو الہامات اور پیشگوئیاں میں پیش کر چکا ہوں وہ اس امر کے لئے کافی ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود نے ایسے وقت میں طاعون کے آنے کی صاف(۱) اور کھلے کھلے الفاظ میں پیشگوئی کی جبکہ ملک میں طاعون کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ اسی طرح نہ صرف قرآن شریف اور احادیث میں آخری زمانہ کے رسول کے عہد میں ایک لمبی اور شدید وبا کے پھیلنے کی پیش گوئی پائی جاتی ہے بلکہ اس رسول نے خود اس وبا کے پھیلنے کی قبل از وقت خبر دی اور اب کچھ بھی شک اس امر میں باقی نہیں رہتا کہ اس وبا کا آنا اس رسول کی صداقت کے لئے ایک نشان ہے جن کتابوں اور اشتہارات کا میں نے ذکر ہے وہ سب موجود ہیں اور ہر ایک شخص انکو دیکھ سکتا اور اپنی تسلی کر سکتا ہے" (ریویو آف ریلیجنز بابت اکتوبر ۱۹۰۷ء)

(۱) حدیث شریف میں ہے اذا لم تستحی فاصنع ما شئت جسکا مطلب یہ ہے کہ بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن۔ ناظرین اس عبارت کو یاد رکھیں کہ مسیح موعود نے کھلے کھلے الفاظ میں پیشگوئی کی جبکہ ملک میں طاعون کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ اس کھلے کھلے الفاظ والی پیشگوئی طاعون کے وجود سے قبل کی مرزا جی یا کوئی مرزائی دکھادے تو ہم اسکو مبلغ پانسو روپیہ انعام دینے کے علاوہ وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ کو مرزا جی کی مخالفت میں قلم نہ اٹھائینگے۔

مرزائیو! اگر اس میدان گھڑ دوڑ میں بھی ہم سے مسابقت کرلو ٭

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں ٭ تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

گلدستہ قادیانی

ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب (سابق مرید مرزا) لکھتے ہیں کہ مجھے ۵ انومبر کو مرزا صاحب کے متعلق الہام ہوا کہ اُن کی جڑ بنیاد اکھڑ جائیگی۔

مرزا صاحب کے متعلق متواتر الہام ہیں اُن کی جڑ بنیاد اکھڑ جائیگی۔

اللہ کریم نے مرزا کے مقابلہ پر مجھے فرمایا تم

کامیاب رہوگے۔

مرزا اور اُس کی ساری جماعت اگر مجھ سے مباہلہ کریں تو سب تباہ ہوجائیں۔

مرزا کا لڑکا بھی مرجائیگا۔ (جس کے پیدا ہونے کا مرزاجی کو الہام ہے۔)

مرزا کو دعا و زاری سے اگر کچھ مہلت ملی تو وہ زیادہ سے زیادہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کی سہ سالہ پیشگوئی کے مطابق ملیگی۔

مرزا صاحب کو مندرجہ ذیل الہام ہوئے۔

جو کوئی تیری خدمت کرتا ہے اُس نے گویا ساری جہان کی خدمت کی۔

جو کوئی تجھے دُکھ دیتا ہے اُس نے گویا ساری جہان کو دُکھ دیا (مرزا کیوں نہو آپ خلاصۃ العالم ہیں)

مرزاجی کو الہام ہوا کہ دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں۔

الہام ہوا کہ ایک سخت وبا پڑیگی۔ (کبھی خیر کی خبر بھی سنائی ہے؟)

مرزا صاحب نے لاہور کی مذہبی کانفرنس کے لیکچر میں اسلام کا نمونہ اپنی ذات خاص کو پیش کیا۔

جسپر آریوں نے کہا ہے کہ آجکل جو بڑا ڈھیٹھ ہوتا ہے وہ دعوی نبوت کرتا ہے۔

مرزا صاحب کو ایک عربی الہام ہوا جس کے معنی ہیں تو اُن کی چیخیں سنیگا۔

ایک الہام یہ بھی ہے یا اللہ فتح (ملی کو چھپڑ و رہے کو خواب)

الہام ہوا ہے انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب یعنی تو اے مرزا مجھ (خدا) سے بمنزلہ اُس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے (کیا خوب الہام ہے اور کیا خوب باقاعدہ عربی ہے۔ کوئی مرزائی کسی مطبوعہ تحریر میں ہم سے اس عربی کے نقص پوچھیگا تو ہم بتلائینگے۔)

مرزاجی کو الہام ہوا کہ انت منی بمنزلۃ روحی (تو اے مرزا مجھ (خدا) سے بمنزلہ میری روح کے ہے۔

مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ ”خوشیاں منائینگے“ (واہ سبحان اللہ کیا گول الہام ہے۔ فاعل کا ذکر نہیں وقت کا پتہ نہیں مقام کا علم نہیں۔ ایسا سچا الہام ہے کہ ہمیشہ سے سچا ہے اور ہمیشہ تک رہیگا۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد)

آپکو یہ بھی الہام ہوا ہے کہ میں تیرے اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں‘ (بدر ۱۹ دسمبر) پہلے تو ہمیشہ آپ ہر ایک کام میں کامیاب اور ہر ایک پیشگوئی میں فتحیاب رہتے ہیں۔

آپکو الہام ہوا ہے وضعنا الناس تحت اقدامک (ہم (خدا) نے لوگوں کو تیرے قدموں کے نیچے رکھدیا۔ (مصرعہ ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ۔ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز)

الہام ہوا ہے کہ ستائیس کو ایک واقعہ (کیسا گول الہام ہے)